سطح پر اترنے والے امریکی خلا بازوں کی دوسرے فاتحانہ کارنامے کی خبروں کا متن ہے۔ یہ گرجدار سرخیاں یہ مستانہ نعرے اس بے پناہ خوشی کے غماز ہیں جو بجا طور پر "اشرف المخلوقات" کے اس عظیم کارنامہ پر بنی نوع انسان کو حاصل ہو رہے ہیں۔ بیشک مادی دنیا میں بلندی کی یہ انتہا ہے، مگر کیا واقعی انسان بلند ہو گیا۔۔؟ اور انس نے ترقی کر لی ۔۔؟ اس کا جواب قدرت نے اسی دن کے اخبارات میں بلندی کی فاتحانہ خبروں کے پہلو بہ پہلو دے دیا ۔۔۔ میرے سامنے جنگ ۲۰ نومبر کا پہلا صفحہ ہے، فخر و مسرت، غرور اور تکبر سے لبریز اس خبر کے بالکل متصل تھوڑا سا نیچے اخبار کی دوسری بڑی سرخی پڑھئے "کہ بلندیوں کا پورا اندازہ پستیوں کو دیکھ کر ہی ہو سکتا ہے۔" امریکیوں نے (نہیں نہیں چاند کو دوسری بار قدم بوسی کا شرف دینے والی اشرف المخلوقات نے) جنوبی ویت نام کے ایک گاؤں کے ۵۶۷ نہتے مردوں، عورتوں اور بچوں کو مشین گنوں سے اڑا دیا۔" انہوں نے گاؤں کے تمام لوگوں کو مکانوں سے باہر نکالا اور ایک میدان میں جمع کر کے تمام دیہاتیوں کو بھون ڈالا، پختہ مکانوں کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا، لکڑی کے مکانوں کو آگ لگا دی امریکی فوجی جب گشت پر نکلتے ہیں، تو دیہات کی عورتوں کو اغوا کر کے ان کی جبری آبروریزی کرتے ہیں اور مزاحمت کرنے والوں کو یا تو قتل یا ان سے انتہائی وحشیانہ سلوک کرتے ہیں ۔۔۔ اور یہ تو ایک ہلکی سی جھلک ہے ورنہ پوری تصویر تو آئے دن اخبارات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اتنی بلندی اور اتنی پستی ۔۔؟ ۔۔۔ اللہ اکبر ۔۔۔ ایسی قوم اشرف المخلوقات نہیں ارذل خلائق ہے۔ انہوں نے چاند کو شرف قدم بوسی نہیں بخشا بلکہ اسے اپنے ذلیل ترین قدموں سے آلودہ کر دیا۔ یہ قدم وہاں اس لئے پڑ رہے ہیں تاکہ مستقبل میں انسانیت کے ذلیل کھیل چاند کی پنہائیوں میں بھی کھیلا جا سکے۔ ۲۰ نومبر کے اخبارات کے ایک ہی صفحہ پر امریکی قوم کی تصویر کے دونوں رخ آ گئے ہیں، اب آپ کی مرضی ہے کہ اسے مبارکباد کہتے ہیں یا اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

★

جناب سکندر مرزا لندن میں وفات پا گئے اور تہران میں دفن ہوئے ۔۔۔ دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں۔ نہ کہیں ماتم نہ تعزیت نہ فاتحہ خوانی اور نہ مجلس عزا، بلکہ ۔۔۔ بر مزار ما غریباں نے چراغ و نے گلے ۔۔۔ ان کے پیشرو ملک غلام محمد نے یہ دو گز سرزمین پاک طیبہ میں حاصل کرنا چاہی، مگر انہیں یہ دو گز ملے تو کراچی کے گورا قبرستان میں جہاں ایک ثقہ راوی کے کہنے کے مطابق کئی راہ گیروں کو ان کے سرہانے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ العظمۃ للّٰہ وانا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ہمارے ملک کے سیاہ ترین باب کے دو فصل ہیں جو مکمل ہو گئے۔ تیسرا باب ۔۔۔ محمد ایوب خان ۔۔۔ جو تماشا گاہ عالم

بننے کیلئے ابھی زندہ ہے اور ہر روز دیکھیے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔ کی صلائے عام دے رہا ہے۔ قدرت کی گرفت اور قانونِ مکافات کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ اس فصل کی تکمیل بھی ویسی ہی بھیانک ہوگی۔ خدا کرے اس قوم کو نہ تو کوئی ایسا دوسرا باب لکھنا پڑے نہ کبھی اس باب کی چوتھی فصل دیکھنا نصیب ہو ۔۔۔۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ہم سب کے حق میں بہرحال دعا گو ہیں، مگر کاش "قومی اور ملی غداروں" کے حق میں کسی کی دعا قبول ہو سکتی ۔۔۔۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق
۲ / رمضان المبارک ۸۹ھ